ڈاکٹر رابعہ سرفراز
استاد شعبہ اردو
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ازروئے فکرِ اقبال۔مذہب کی اہمیت

This article explains Iqbal's views about the topic of "Is Religion Possible?"Iqbal has divided religious life into three periods. He says that religious experience is incommunicable and incommunicability of religious experience gives us a clue to the ultimate nature of ego. He describes that neither the technique of medieval mysticism, nor nationalism, nor atheistic socialism can cure the ills of a despairing humanity. This paper concludes that the basic perception from which religious life moves forward is the present slender unity of the ego and the ultimate aim of the ego is not to see something but to be something.

اقبال نے Ki ن کی مذہبی + گی کو ''ایمان'' ''سوچ بچار'' اور ''دریافت/معرفت'' کے تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ایمان کا دور مکمل اطا (کا دور ہے جبکہ دوسرے دور میں فرد اس * ت پر غور و فکر کرتا ہے کہ مذہب کے Ä وضبط میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔تیسرے دور میں اقبال حقیقتِ مطلق سے براہِ راست & تعلق کا خواہش مند ہوتا ہے۔اس دور میں روحانی قوت اپنے عروج پر ہوتی ہے اس میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرد شریعت کی حدود کے تابع رہتے ہوئے اپنے + ر حقیقتِ مطلق کے مشاہدہ کی قابلیت بھی پیدا کر 8 ہے۔اقبال لکھتے ہیں:

> "As in the words of a Muslim Sufi-'no understanding of the Holy Book is possible until it is actually revealed to the believer just as it was revealed to the Prophet."(1)

یعنی # -- مسلمان کے دل پر قرآن پاک کا نزول اس طرح نہ ہو جس طرح وہ حضور ﷺ V پر نازل ہوا تھا، اس وقت -- وہ اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔اقبال اسے مذہب کا %0ی مرحلہ قرار دیتے ہیں۔جس طرح فلسفے اور سائنسی علوم کا مقصد حقائق کی چھان پھٹک ہے بالکل اسی طرح مذہب بھی Ki ن سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ اس کی تفہیم کی خاطر حقائق -- رسائی حاصل کرے۔روحانی واردات کے ذریعے حقیقتِ مطلق -- پہنچنے کا عمل Đادی ہوتا ہے اور اس میں د V افراد کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔اقبال مذہبی + گی کی پہچان کو Ki نی خودی کی دریافت کا نام دیتے ہیں جو فرد کی Đادی $ کا اظہار کرتی ہے۔حقیقتِ مطلق سے براہِ راست & تعلق کا تجربہ عقلی نہیں وجدانی ہوتا ہے اور اسے فلسفے کے اصول وضوابط کے تحت پرکھنا ممکن نہیں۔اقبال کے نزدیک عقلی حوالے سے حقیقتِ مطلق -- پہنچنے کی کوشش منا & نہیں کیونکہ è اس حقیقت کا اصول صرف اور صرف مذہب کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

سائنس مذہبی حقائق کو اہمیت نہیں دیتی جبکہ اقبال کی رائے میں ہر زمانے اور مقام کے ماہرینِ دین شعور کی متعدد صورتوں کے قائل ہیں۔اگر شعور کی ان صورتوں کا بغور مشاہدہ کرتے ہوئے $ نئے تجز*ت کا امکان ہے تو اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا کہ مذہب کو ایک عظیم تجربے کی صورت میں قبول کرلیا جائے۔اقبال عہدِ حاضر میں اس مسئلے پر غور و فکر کو نہای$ ضروری قرار دیتے ہیں۔اگر فرد کے وجود کے عناصر کا سراغ لگا* جائے تو زمان و مکان کی بجائے کسی دوسرے ہی عالم کا نقشہ نگاہوں میں پھر جائے گا۔اقبال کے افکار کی تلخیص میں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم رقم طراز ہیں:

''اسلام میں Ã یہ ارتقا اور اُمیدِ تکمیل کا جوش دکھائی دیتا ہے وہ ذرات سے ت قی کرتے ہوئے اُلو : کے دامن کو چھونے کا آرزومند ہے اور امیدوار ہے۔وہ ارتقا کی + و)o% کو کل سے ہم کنار کر* ہُوا ` جا* ہے۔وہ طبعی موت سے خائف نہیں بلکہ اس کو ت قی کا زینہ سمجھتا ہے۔''(۲)

سائنسی کا*ز موں کے ذریعے Ki ن نے کائنات کی قوتوں کو تسخیر کرلیا ہے 1 وہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر متزلزل ایمان کا حامل نہیں ہوسکا۔یورپ میں Ki ن کے Ã یہ ارتقا کے حوالے سے جاری بحث میں کہا جا* رہا کہ سائنسی حوالے سے اس امر کی کوئی ضما$ نہیں ہے کہ آج Ki ن میں جو قوتیں اور صلاحیتیں ہیں مستقبل میں ان میں کسی قسم کا کوئی اضافہ ہوگا۔+ Ki ن سیا & اور معاشیات کے حوالے سے ایک دوسرے سے سرِ پیکار ہے اور تصوراتی حوالے سے اپنے آپ سے لڑ رہا ہے اس کا ضمیر سو چکا ہے اور روح مردہ ہوچکی ہے۔اختیارات کے حصول اور مال و دو) کی ہوس نے اسے اپنے ہی لیے* لِ جان بنا* ہے۔ماد$ کے حصول کی یہی کوششیں اسے ز+ گی کے حقیقی مدارج سے دور کر رہی ہیں۔Ki ن اپنی خودی میں غوطہ زن ہوکر ہی مذہبی عرفان اور حقیقی و. ان حاصل کرسکتا ہے۔اسی وسیلے سے وہ سیاسی اور مذہبی آو*ش سے • ت حاصل کرسکتا ہے۔بقول سید+ *زی کے:

''. # -- Ki ن کو اپنے آغاز وا • *م دوسرے لفظوں میں اپنی ابتدا اور انتہا کی کوئی جھلک Ã نہیں آتی وہ کبھی اس معاشرے پر غا) نہیں آسکتا جس میں* ھمداَ مقابلے اور مسابقت نے ایک *ی غیر Ki نی شکل اختیار کر رکھی ہے' نہ اس تہذی$ و تمدن پر جس کی روحانی وحدت اس کی مذہبی اور سیاسی قدروں کے + رونی تصادم سے* پر *رہ ہوچکی ہے۔''(۳)

مذہبی ز+ گی کی تطہیر کا فریضہ ا • م دینے والوں پر نفسیاتی اختلال کے الزامات لگائے گئے۔مخالفین کی جا$ سے ایسے ہی مفروضے نبی %O الزماں حضرت محمد ﷺ V کے حوالے سے بھی گھڑے گئے۔اقبال کی رائے میں یہ مسئلہ نفسیات کے لیے تحقیق طلب ہے کہ ایک Ki ن نے کس طرح س*ے ریخ کا رخ تبدیل کر کے Ki نی ز+ گی کو ایک نئی سمت » کی۔جس کی تعلیمات کی + و) غلاموں میں رہنماؤں کے اوصاف پیدا ہوگئے اور نسلِ Ki نی کے کردار میں ایک عظیم تبد ~ آ گئی۔ایسے انقلاب کو نفسیاتی اختلال قرار دینا نفسیات کے ساتھ ایک سنگین مذاق بھی ہے۔روحانی تجربے کی حقیقی نوعیت کا علم* حال تحقیق طلب ہے۔+ نفسیات مذہبی ز+ گی کی بیرونی حدوں کو بھی نہیں چھو سکی۔اس لیے اس کے ذریعے مذہبی تجربے کی اہمیت کا علم ممکن نہیں۔روحانی واردات میں سالک کو جس راستے سے اَ*ز* پر* ہے اسے مختلف + از اور لہجوں میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اقبال شیخ احمد سرہندی کا حوالہ دیتے ہیں۔بقول ڈاکٹر جا+ اقبال:

''انھوں نے ہم عصری تصوف پر اپنا تجز یاتی تبصرہ کرکے ''سلوک'' کی ای- نئی راہ (طر i)دڑ یافت کی (اشارہ وحدت الوجود کے مقابلہ میں وحدت الشہود کے تصور کی طرف ہے)۔صوفیہ کے سلاسل کے سارے * ن وسطی ایشیا پر سرزمینِ عرب سے ہند میں وارد ہوئے اور ان کے Ä یت کا اث اب بھی پنجاب' افغا آ- ن اور وسطی ایشیا کے علاقوں میں ای- ۂ حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ جہاں -- شیخ موصوف کے ارشادات کا تعلق ہے' انھیں نفسیات ۔ + کی ز ۔ ن میں ادا نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایسی ز ۔ ن ابھی -- وجود میں نہیں آئی۔''(۴)

اقبال کی رائے میں ۔ + نفسیات مذہبی واردات کی وضا # کے حوالے سے ۔ + حالات کے تقاضوں کو مدِ Ä ر p ہوئے کوئی راہ اختیار کرے تو K ن کی مذہبی ۂ گی کی قدر و قیمت کا از سرِ نو تجزیہ ممکن ہے۔ ۔ + نفسیات جو راگ الاپ رہی ہے اس کے مطابق روحانی کیفیات کے تصور اور بیان میں جنسی تصورات کارفرما ہیں چنانچہ روحانی کیفیات جنسی جبلّت کی + و } ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ایسے افراد جنھیں ۔ + نفسیات دماغی مریض قرار دیتی ہے میں سے ہی کوئی فرد مذہبی واردات کی تہہ -- رسائی میں ہمارا معاون بن جائے۔ مذہب اور سائنس کے طریقِ کار مختلف ہونے کے ۔ وجود ان کی منزل ای- ہے یعنی حقیقتِ مطلق -- رسائی۔ سائنس میں ظاہر سے حقیقت کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے اور مذہب میں * ۔ طن کے ذریعے لیکن دونوں کا مقصد اپنے تجز ۔ ت کے ذریعے بہتر سے بہتر { نج کا حصول ہے۔

"The truth is that the religious and the scientific processes,are identical in their final aim. Both aim at reaching the most real."(5)

اقبال کے ' د ی- ولی اور سائنس دان دونوں ای- تجربے سے دوسرے تجربے کی طرف سفر کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن رہتے ہیں۔ اس اعتبار سے دونوں میں مماثلت ہے۔ ولی کے تجربے میں پر اسرار $ اور ۔ * M- نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دورانِ عبادت موسیقی کی اجازت نہیں دیتا- کہ مذہبی تجربے میں ۔ * M- کا عنصر شامل نہ ہو جائے۔ اقبال خودی کا مقصد '*' کی حدود سے آزاد ہو- نہیں بلکہ اسے مز+ مستحکم کرنے کو قرار دیتے ہیں۔ خودی کا مقصد کچھ دیکھنا نہیں بلکہ کچھ ہو- ہے۔ Ð اد $ سے کنارہ کشی کوئی مفہوم نہیں رb اصل مقصد ظاہر ۔ طن کی انقلاب آفرینی ہے۔ د* محض مشاہدات' تصورات اور افکار کے ذریعے نہیں بلکہ صرف مسلسل عمل کے ذریعے ہی بہتر بنائی جا سکتی ہے۔ اقبال نے اس بحث کا اختتام ''جاوی- مہ'' کے اشعار سے کیا ہے:

ۂ ۂ *ی مردۂ *ی جاں بلب
از سہ شاہد کُن شہادت را طلب
شاہدِ اوّل شعورِ خویشتن
خویش را +ن بنورِ خویشتن
شاہدِ *ثانی شعورِ دV ے
خویش را بینی بہ نورِ دV ے

شاہدِ *ٔ) شعورِ ذاتِ حق
خویش را دٹین بنورِ ذاتِ حق
پیشِ ایں نور اربمانی استوار
حی و قائم چوں : خود را شمار
,. مقامِ خود رسیدن ز+ گی ا &
ذات را بے ,پ دہ دٹین ز+ گی ا &
مرد مومن در K زو *. صفات
مصطفیٰؐ راضی نشد اِلّا +: ات
چیست معراج آرزوئے شاہدے
امتحانے رُو ,. اے شاہدے
شاہدِ عادل کہ بے تصدیقِ او
ز+ گی ما را چو گُل را رَ- و بو
در حضورش کس ú+ استوار
در بمہ+ ہست او کامل عیار
ذرہؑ از کف مدہ *ٔ بے کہ ہست
پختہ گیر +ر ,رگرہ *ٔ بے کہ ہست
*ٔ بِ خود را ,. فزودن خوشتر ا &
پیشِ خورشید آزمودن خوشتر ا &
پیکرِ فرسودہ را دV ,' اش
امتحانِ خویش کُن 'موجودؔ *.ش
ایں ز>ہ 'موجودؔ 'محمودؔ ا & و بس
ورنہ *٠رِ ز+ گی دُود ا & و بس(۲)

اس کا اردو Z میں " جمہ درج ذیل ہے:

''کیا تم ز+ ہ ہو؟ یا مردہ؟ یا ز+ وں میں مردہ کی کیفیت میں ہو؟ اپنے مقام کی شنا # کے لیے تین مشاہدوں سے مدد لو۔ پہلا شاہد تمھارا اپنا شعور ہے۔ اپنے شعور کی روشنی میں اپنے آپ کو دیکھو۔ دوسرا شاہد کسی اور ذات کا شعور ہے۔ اس لیے کسی دوسرے کے شعور کی روشنی میں اپنے آپ کا مشاہدہ کرو۔ تیسرا شاہد: اکا شعور ہے۔ اس لیے: اکے شعور کی روشنی میں اپنے آپ کو پ کھو۔ اُ تم اس روشنی میں جم کر کھڑے رہے تو سمجھ لو تم اس کی طرح ز+ ہ و غیر فانی ہو۔ Kا ن وہی ہے جو: اکو چہرہ بہ چہرہ دیکھ h کی%اُت

کرے۔''معراج'' کیا ہے؟ صرف ای شاد کی تلاش جو تمھارے حقیقی وجود کی شہادت دے سکے۔ایسا شاہد جس کی شہادت تمھیں غیر فانی بنادے۔: اکے رو. وکوئی بھی جم کے کھڑا نہیں رہ سکتا اور جو کھڑا رہ سکتا ہے دراصل اصلی ہوتا ہے۔کیا تم محض مٹی کا ای ذرہ ہو؟ اپنی خودی کی ا ہ ہووراپنے منحنی وجود سے چمٹے رہو۔اپنی خودی کے جوہر کی آب و ت ب کو فروغ دینا اور اس کی چمک کو آفتاب کی موجودگی میں آزما انتہائی مسرت کا مقام ہے۔پس اپنے پرانے ڈھانچے کو از سرِ نو جوڑو اور ای * وجود تعمیر کرو۔وہی وجود تمھارا حقیقی وجود ہوگا ورنہ تمھاری خودی کی آگ آگ نہیں صرف دھواں ہے۔''(۷)

اس خطبے پر متعدد اعتراضات کیے گئے مثلاً یہ کہ اقبال نے مذہبی ز گی کو اپنی مرضی سے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔اس تقسیم کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔نیز یہ کہ اس تقسیم کا تصادم حضور ﷺ کے ارشادات سے ہوتا ہے جس میں انھوں نے اپنے زمانے کے لوگوں کی مذہبی کیفیات کو آنے والے تمام ادوار سے بہتر قرار دی ہے۔زیرِ بحث مقالے میں مذہب کی اصطلاح وسیع معنوں میں استعمال کی گئی ہے اور مذہب سے مراد صرف اسلام نہیں ہے۔اس مقالے میں شامل بیشتر مبا # اقبال کے پہلے خطبے میں بھی موجود ہیں۔ضروری نہیں کہ فرد کی مذہبی ز گی میں یہ تینوں درجات * لترM درآ N بلکہ عین ممکن ہے کہ یہ تینوں درجات بیک وقت تین مختلف Ki نوں میں موجود ہوں کیو è حضور ﷺ نے ای آ $ قرآنی کی تفسیر میں ارشاد فرما یا تھا کہ ولی اور متقی امتِ محمدیہ کے % ی دور- اس میں بھاری تعداد میں موجود رہیں گے۔

اقبال مذہبی روحانی تجربے کی معراج کو M Ki کی فلاح کا ضامن قرار دیتے ہیں۔اپنی وفات سے چند ماہ پیشتر اقبال کے یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو لاہور ریڈیو سٹیشن سے نشر ہونے والے پیغام سے ای اقتباس 5 حظہ کیجیے:

''عہدِ حاضر علم و دانش اور سائنسی اختراعات میں اپنی بے مثال ترقی پر بجا طور پر متفخر ہے۔آج زمان و مکان کی تمام وسعتیں سمٹ رہی ہیں اور Ki ن فطرت کے راز افشا کر کے اس کی وقتوں کو اپنے مقاصد کی خاطر استعمال کرنے میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کر رہا ہے لیکن ترقی کے وجود اس زمانے میں استعمار نے نہ جانے کیا کیا ب اوڑھ رکھے ہیں کہ ان کے د * میں ہر جگہ قدر، حری $ اور شرفِ M Ki کی ایسی مٹی پلید ہو رہی ہے کہ ریخِ عالم کا کوئی ری سے ری ورق بھی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ م نہاد سیا & دان جنھیں قیادتِ عوام اور انتظامِ حکومت کی ذمہ داری سو } گئی تھی، قتل و غارت اور ظلم و استبداد کے شیاطین $ ہوئے ہیں اور ان حاکموں نے جن کا فرض ایسی اقدار کی سربلندی اور تحفظ تھا جو اعلیٰ M Ki کی تشکیل و تعمیر کا Z ہیں۔۔۔اپنے اپنے مخصوص ا وہوں کے طمع اور حرص کی خاطر لاکھوں Ki نوں کا خون بہا یا ہے اور کروڑوں کو اپنا محکوم بنالیا ہے۔پسما ہ اقوام کے ممالک پر قابض ہو کر انھوں نے ان سے افکار، مذہب، اخلاقی اقدار، تمدنی روا یت اور ادب & کچھ چھین لیا ہے۔۔۔سائنس کی تیار کی ہوئی تباہی کی مشینیں Ki نی تمدن کے حاصل کردہ عظیم شاہکاروں کو نیست و بود کرتی چلی جا رہی ہیں۔وہ حکومتیں جو بجائے خود اس آگ اور خون کے ڈرامے میں ملوث نہیں، معاشی طور پر کمزور اقوام کا خون چوس رہی ہیں۔یوں معلوم ہوتا ہے گو یا قیامت آ گئی ہے جس

میں ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوئی ہے اور افراتفری کے عالم میں Ki نی ہمدردی* اخوت کی کوئی بھی آواز سنائی نہیں دیتی۔۔۔۔* ہمی Đت کے L Ki ن Ki ن کی تباہی و* دی کے درپے ہے اور* %
اس د* میں Ki نی بودو* ش کو* ممکن بنا* جائے گا* درکھو اس د* میں Ki ن کی بقا Ki M کے احترام کو ملحوظ خاطر p ہی سے ممکن ہے۔'' (۸)

اقبال نے مغرب کے + Ki ن اور مشرق کے مسلمان کی نفسیاتی کیفیت کا احوال بیان کرتے ہوئے* لخصوص مادی$ کے زیر ا* در آنے والی مایوسی کو موضوعِ بحث بنا* ہے۔ان کی رائے میں تمام مذاہب میں اعلیٰ وارفع مذہب کا تصور موجود ہے جس پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف افراد اپنی* گی پر سکون طر j سے بسر کر h ہیں بلکہ Ki M کی فلاح و بہبود کا فریضہ بھی ا• م دے h ہیں۔

دامنِ دیں ہاتھ سے چھو* تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملّت بھی گئی (۹)

المختصر اقبال نے اخوتِ Ki نی کی C پر قائم اتحاد کو نسلِ Ki نی کی بقا کا ضامن قرار* ہے۔وہ تمام عالم کے Ki نوں سے اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ وہ عملی طور پر پوری د* کو اللہ کا تخلیق کردہ ا- خا* ان بنا دیں جہاں ر- ' ± اور علاقائی قومیتوں کا کوئی امتیاز نہ ہو۔# -- اس اتحاد کا عملی مظاہرہ نہیں ہوگا د* میں لوگوں کو حقیقی خوشی اور مسرت نصیب نہیں ہو سکے گی۔وہ د* کے حاکموں کے دلوں میں Ki M اور نوع Ki ن کی محبت کے لیے دعا گو ہیں۔

حوالہ جات

1. The reconstruction of religious thought in Islam,Allama Muhammad Iqbal,editted by M.Saeed Sheikh,Lahore:Institute of Islamic culture,1986,page143.

۲۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم،تلخیص خطباتِ اقبال،لاہور:بزمِ اقبال،۱۹۸۸،ص ۱۳۹۔

۳۔ سید* ,* زی،تشکیلِ . ید الٰہیاتِ اسلامیہ،لاہور:بزمِ اقبال،۲۰۱۲ء،ص ۲۷۳۔

۴۔ ڈاکٹر جاو* اقبال،خطبات اقبال تسہیل و تفہیم،لاہور:سنگِ میل X Å ۲۰۰۸ء،ص ۲۲۰۔

5. The reconstruction of religious thought in Islam,Allama Muhammad Iqbal,editted by M.Saeed Sheikh,page155.

۶۔ کلیات اقبال (فارسی:جاو* مہ،تمہید ز E)،لاہور:Ý ش پر لیس،۱۹۹۴ء،ص ۴۹۰۔

۷۔ ڈاکٹر جاو* اقبال،خطبات اقبال تسہیل و تفہیم،ص ۲۲۴۔

۸۔ جاو* اقبال،* ہ رود (یکجا)،لاہور:شیخ غلام علی اینڈ Ü ۱۹۸۵ء،ص ۶۸۷،۶۸۸۔

۹۔ کلیات اقبال (اردو)،اقبال،لاہور:اقبال اکادمی* پ کستان،۱۹۹۵ء،ص ۲۷۷۔